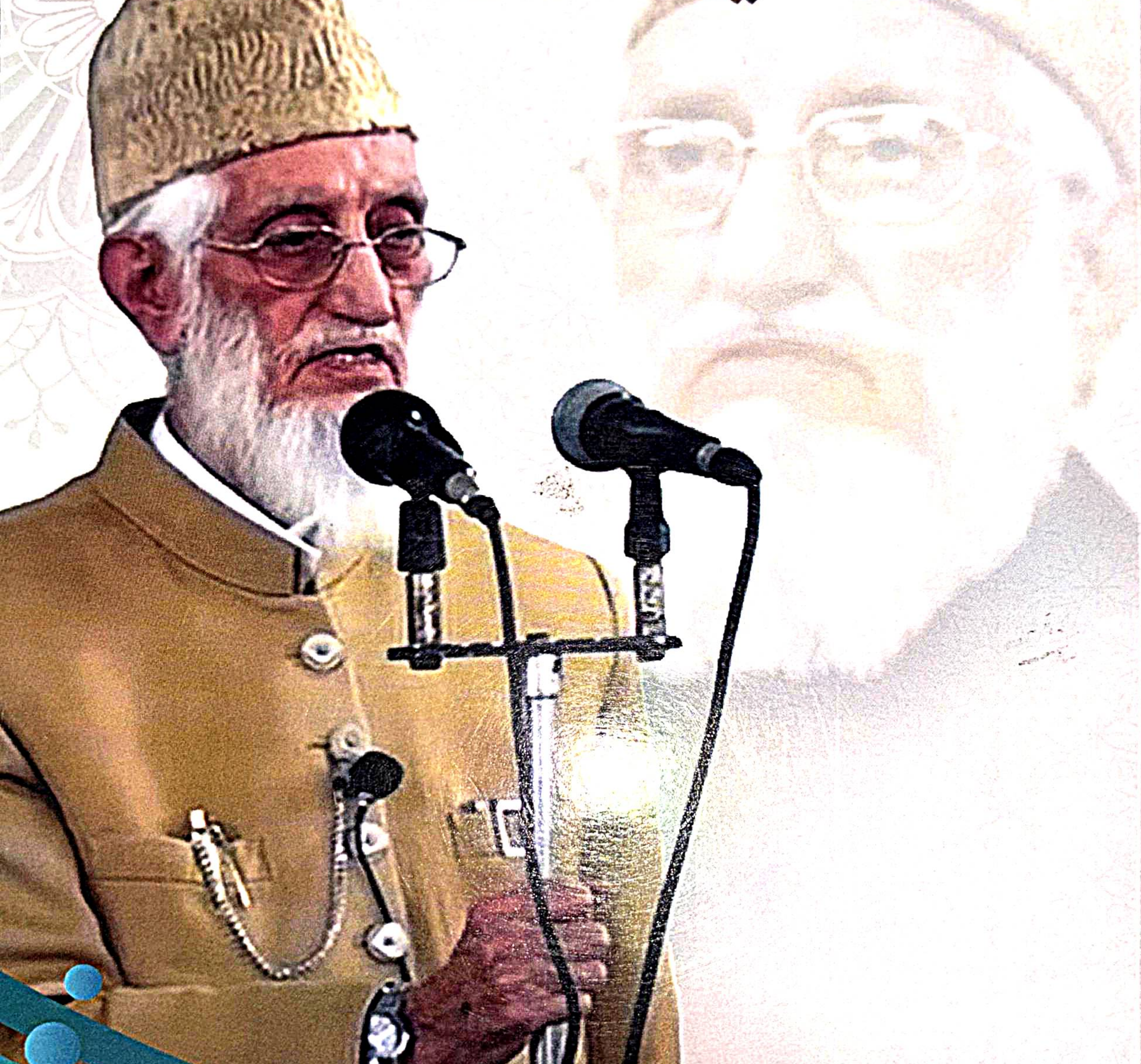
حضرت مولانا محمد یوسف اصلاحی رحمۃ اللہ علیہ
حیات و خدمات



اسلامک اسٹڈیز ریسرچ اکیڈمی (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ISRA

ISBN 978-81-89202-24-8

قیمت .... -/450₹

طبع اول ۲۰۲۲ء

ISRA

اسلامک اسٹڈیز ریسرچ اکیڈمی (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ISLAMIC STUDIES RESEARCH ACADEMY (P) LTD.

51-A, Johri Farm, Jamia Nagar, New Delhi-110025 (India)

Tel.: 91-11-26315027, 26315028

e-mail: info@israonweb.com | www.israonweb.com

مولانا محمد یوسف اصلاحیؒ کی تصنیفات کے چند امتیازات

ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی
[اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اسلامک اسٹڈیز، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی]

تقسیم ملک سے قبل ''اقامت دین'' کی علمی منزلوں میں خطہ رامپور کو ممتاز مقام حاصل ہے۔ علی گڑھ، لکھنؤ اور اعظم گڑھ میں سید ابوالاعلیٰ مودودی (۱۹۰۳ء-۱۹۷۹ء) نے فکر اسلامی کو اقامت دین کے لیے ایک لازمی علمی قدر قرار دیا۔ مذکورہ مقامات پر پیش کیے گئے سید والا گہر کے خطبات اور مقالات کا مطالعہ ہندوستان میں اقامت دین کے علمی، فکری، فنی اور تخلیقی اسفار کی قابل تحسین تاریخ مرتب کرے گا۔ رامپور میں ثانوی درسگاہ کا قیام اور اس میں مولانا جلیل احسن ندوی، مولانا صدر الدین اصلاحی اور جناب افضل حسین، جیسے اساتذہ علم وفن کی کہکشاں کا جمع ہونا اور بعد کے دنوں میں جامعۃ الصالحات اور مکتبہ الحسنات کے بانی، مولانا عبدالحیؒ (۱۹۱۰ء-۱۹۸۷ء) کی تعلیمی وتحریکی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا!

مولانا محمد یوسف اصلاحی (۹ر جولائی ۱۹۳۲ء-۲۱ر دسمبر ۲۰۲۱ء) نے اپنی داعیانہ زندگی میں تحریر وتقریر کے ذریعہ اردو صحافت میں ایک منفرد مقام پیدا کیا اور عالم اسلام میں مکتبہ ذکریٰ رامپور کی مطبوعات کو چار دانگ عالم میں شہرت عطا کی۔ موصوف نے ۱۹۴۸ء تا ۱۹۵۳ء میں مدرسۃ الاصلاح میں مولانا اختر احسن اصلاحیؒ (۱۹۰۱ء-۱۹۵۸ء) سے قرآنی بصیرت حاصل کی چنانچہ موصوف کی تمام تحریروں میں قرآنی آیات ماخذ اول کی حیثیت سے نمایاں نظر آتی ہیں۔ وہ نکتہ آفرینوں کے بالمقابل قرآن کا سادہ اور واضح پیغام تلاش کرنے اور منتقل کرنے میں مصروف رہے۔ رامپور میں مولانا صدر الدین اصلاحیؒ (۱۹۱۷ء-۱۹۹۸ء) نے ۱۹۴۸ء میں ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۵۵ء میں اس کی باضابطہ تشکیل ہوئی۔ مولانا یوسف اصلاحی اس سے وابستہ رہے۔ جہاں انہیں مولانا صدر الدین کی سرپرستی میں اپنی صحافت کو صیقل کرنے کا بیش بہا موقع ملا۔ جب ۱۹۷۰ء میں ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی، علی گڑھ منتقل ہوا تو مولانا یوسف اصلاحی نے معذرت کرلی اور خطہ رامپور میں ۱۹۷۲ء میں ماہنامہ ذکریٰ کا مکتبہ قائم کرکے قابل ذکر خدمت انجام دینے میں مصروف ہوگئے۔ ماہنامہ ذکریٰ کی

عزت کی زندگی اور مسلمانانِ ہند

[مولانا محمد یوسف اصلاحیؒ کے افکار کا مطالعہ]

ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی

[اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اسلامک اسٹڈیز، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی]

بھارت میں عروج وزوال کا بیانیہ:

قوموں کے عروج وزوال، بالخصوص بھارتی مسلمانوں کے مستقبل کے حوالے سے بہت کچھ لکھا جاچکا ہے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے، مستقبل میں اس طرح کے تجزیات آتے رہیں گے۔ یہ تحریری سرمایہ اردو، ہندی، ملیالم اور انگریزی میں لاکھوں صفحات پر محیط ہے۔ اور آج سوشل میڈیا پر قدیم وجدید تحریروں، تقریروں اور تجزیوں کو اپلوڈ کر کے مزید سہل الحصول بنایا جارہا ہے۔ ان تجزیات میں بالعموم عہدِ وسطیٰ میں سقوطِ بغداد اور سقوطِ غرناطہ کو سقوطِ دہلی اور معاصر عہد میں بھارتی مسلمانوں کی نسل کشی اور انخلاء سے بعض حضرات بتکلف جوڑنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ مزید برآں اس تاریخی تسلسل اور ادبار کے تانے بانے کو برما، صومالیہ، روس، چین اور دیگر علاقوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ بلاشبہ قوموں کے عروج وزوال میں متعدد مماثلتیں پائی جاتی ہیں لیکن صحیح طرزِ فکر یہ ہے کہ تاریخی عوامل کو ان کے سیاق میں سمجھنے اور الگ الگ تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس طرح خلط مبحث سے بچا جاسکتا ہے، امتِ مسلمہ کے اوسان کو خطا ہونے سے بچایا جاسکتا ہے۔ اور ان کے اندر اعتماد اور زندگی جینے کا حوصلہ بیدار کیا جاسکتا ہے۔

عصر جدید میں امت مسلمہ کے زوال ونکبت کی داستانِ خونچکاں کا ذکر وچرچہ زار روس اور یورپی ممالک کی جنگی اور سیاسی استعماریت کے حوالے سے بھی کیا جاتا ہے۔ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ (۱۹۰۳ء-۱۹۷۹ء)، مولانا سید الحسن علی ندویؒ (۱۹۱۳ء-۱۹۹۹ء) اور ڈاکٹر اسرار احمدؒ (۱۹۳۲ء-۲۰۱۰ء) وغیرہ نے اپنی متعدد تحریروں، تجزیوں اور خطابات میں جابجا بھارتی امت مسلمہ کے سیاسی مسائل سے تعرض کیا ہے۔ ان داعیوں نے بطور خاص اندلس سے مسلمانوں کے انخلاء، بے دخلی اور نسل کشی کا نقشہ اپنے نقطہائے نظر سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس ضمن میں مولانا مودودیؒ کا تذکرہ، عالمی وقومی مفکرین، مصلحین اور دعاۃ کی فہرست میں، بطور خاص کیا جانا چاہیے جنھوں نے بھارت میں خلافت تحریک کے سقوط (۱۹۲۴ء)، تقسیم ملک (۱۹۴۷ء) نیز بعد کے ادوار میں مسلمانوں کے